دعوات عبدیت حق
ضبط و ترتیب : ادارۂ الحق

ارشادات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ

شرمناک شکست
کے
اسباب اور علاج

عیدالاضحیٰ کے موقعہ پہ یہ تقریر عیدگاہ اکوڑہ خٹک میں ہوئی۔ حاضرین کی تعداد چھ ہزار کے لگ بھگ تھی

(خطبۂ مسنونہ کے بعد) وکاین من نبیٍّ قاتل معہ ربیّون کثیر فما وھنوا لما اصابھم فی سبیل اللہ وما ضعفوا وما استکانوا واللہ یحب الصبرین وما کان قولھم الّا ان قالوا ربّنا اغفر لنا ذنوبنا واسرافنا فی امرنا وثبّت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکفرین۔

محترم بزرگو! آج کسی خاص موضوع پر تقریر کا مقصد نہیں۔ نہ بوجہ علالت اتنی ہمت ہے صرف دعا کی خاطر یہاں بیٹھا ہوں۔ اور چند منٹ تک کچھ عرض کروں گا۔ تاکہ آنے والے تشریف لے آئیں۔

محترم بھائیو! آج جس ماحول میں ہم عیدالاضحیٰ منا رہے ہیں ہمارے دل مجروح ہیں، آنکھوں سے اگر خون کے آنسو بھی جاری ہوں تو کم ہے۔ کہ ہم اس کے لائق ہیں۔ آج ذلت اور رسوائی سے ہماری گردنیں جھکی ہیں۔ آنکھ اٹھانے کے قابل نہیں رہے۔ پچھلی عید کے موقعہ پر جس کو دو مہینے ہی گذرے ہیں ہماری تعداد بارہ کروڑ تھی۔ پاکستان روئے زمین پر اسلامی سلطنت کے لحاظ سے اوّل نمبر پر تھا اور آج ہم پانچ کروڑ ہیں۔

قل اللھم مالک الملک توتی الملک	اے اللہ تو ملک الملک ہے جس کو ملک
من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء	دینا چاہے دیدیتا ہے اور جس سے چاہے
وتعز من تشاء وتذل من تشاء	چھین لیتا ہے جس کو عزت چاہے دیدیتا ہے۔
بیدک الخیر انک علیٰ کل شیٍٔ قدیر۔	اور جس کو ذلیل کرنا چاہے ذلیل کر دیتا ہے۔

تیرے ہاتھ میں بھلائیاں ہیں اور اے اللہ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

۔۔۔ تو آج ہم پانچ کروڑ رہ گئے، ساٹ کروڑ مسلمان کافر کے ہاتھوں ہم سے جدا کر دیئے گئے ہماری ہزاروں مساجد خانقاہیں دینی مدارس ہندو کے غاصبانہ پنجہ کی وجہ سے ہم سے کٹ گئی ہیں۔ ہمارے جانباز سپاہی قیدی بنائے گئے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہندوستان کے ساتھ غزوہ ہوگا۔ اور تمہیں اس میں شرکت کرنا ہوگی۔ حضرت ابو ہریرۃ رضؓ فرماتے تھے کہ اگر میری زندگی میں وہ موقعہ آیا تو جان و مال سے اس میں شرکت کروں گا۔ اگر شہید ہوگیا تو سب شہیدوں میں میری حیثیت ممتاز ہوگی۔ اور اگر زندہ واپس ہوگیا، تو یہ ابو ہریرۃ نہیں ہونگا بلکہ ابو ہریرۃ المحرّر ہونگا۔ جس کو جہنم سے آزادی کا پروانہ ملا ہوگا۔

حضورؐ نے فرمایا ہندو سے لڑنے والے مجاہدوں کا درجہ ایسا ہوگا جیسا کہ دجال کے مقابلہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جھنڈے تلے لڑنے والوں کا آج ہمارے کتنے بھائی ہیں جو پاکستان اور اسلام کے حامی ہونے کی وجہ سے ظلم وستم کا نشانہ بنے ہیں اور ان کے سینوں کو نیزوں سے چھیدا جارہا ہے۔ ایسی حالت میں ہماری حالت گویا وہ ہوگئی ہے۔ جس کو حضورؐ نے اشارہ فرمایا کہ اے میری امت تم پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ دنیا کی قومیں ایک دوسرے کو تمہارے اوپر ایسے بلائیں گی جیسے دسترخوان پر بلایا جاتا ہے۔ جیسا کہ آج دنیا کی قومیں آپس میں ہماری بربادی کے منصوبے بناتی ہیں۔ تو صحابہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ کیا ہم اس وقت بہت قلیل ہوں گے۔ بدر کے موقعہ پر تو ۳۱۳ تھے ساری کفر کی طاقت مقابلہ میں جمع ہو چکی تھی۔ تو کیا جب مسلمان ملکوں کو بانٹا جائے گا تو ہم بہت کم ہوں گے۔ فرمایا نہیں تمہاری تعداد بہت بڑی ہوگی۔ کیا ۲۱ کروڑ تعداد معمولی ہے۔؟ اگر یکجا ہو کر تھوکیں بھی تو ایک دریا بن جائے مگر وہ جذبہ نہیں رہا بلکہ حضورؐ کے ارشاد کے مطابق حب دنیا اور موت سے نفرت ہم میں آچکی ہے۔ محبت دنیا کی وجہ سے سب کچھ پیچھے ڈال دیا ہے۔ اللہ کے دین کے لئے قربانی کا جذبہ کہاں رہ گیا ہے۔ دنیاوی اغراض اور خود غرضیوں کو سب کچھ سمجھ لیا ہے۔ مومن جب لڑتا تھا تو ایسے جذبہ سے کہ بدر کے موقع پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے مشورہ لیا اور جنگ کی نزاکت بتلادی حضرت مقداد بن اسودؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بنی اسرائیل نہیں ہیں۔ جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جہاد کے موقعہ پر کہا کہ اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون۔ تو اور تیرا رب جاکر لڑے۔ ہم تو یہیں بیٹھے رہیں گے نہیں۔ بلکہ ہم تو آپ کے دائیں بائیں آگے پیچھے ہو کر لڑیں گے۔ الغرض، ساٹھ کمان آٹھ تلواریں اور دو گھوڑے ستر اونٹ کل جنگی سامان سے مقابلہ ایک ہزار مسلح فوج کے ساتھ مگر جذبہ اور ایمان

ایسا تھا۔ حضرت سعد بن معاذؓ نے فرمایا یا رسول اللہ ہم آپ پر ایمان لاتے ہیں۔ اگر آپ ہمیں برک الغماد تک کہیں تو ہم جانے کو تیار ہیں۔ آپ کو اختیار ہے جس سے چاہے دشمنی کریں اور جس سے چاہیں دوستی۔ ہم ہر وقت آپ کے ساتھ ہیں۔ یہ تو آدمی ہیں اگر آپ سمندر میں کودنے کا حکم دیں تو ہم تیار ہیں۔ یہ ہے مسلمان کی شان۔ اللہ نے فرمایا :

فلا وربک لا یومنون حتیٰ یحکموک فیما شجر بینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حرجاً مما قضیت ویسلموا تسلیما۔

تیرے رب کی قسم یہ تب تک مومن نہیں ہو سکتے جب تک تجھے اپنے تمام جھگڑوں اور فیصلوں میں حکم نہ مان لیں پھر تیرے فیصلوں پر دل میں بھی کوئی تنگی نہ محسوس کریں۔ بلکہ ہر لحاظ سے فرمانبردار اور ... ہو جائیں۔

یعنی یہ ایمان کے دعویدار جب تک تمام امور اور اختلافی مسائل خانگی ہوں یا ملکی انفرادی ہوں یا اجتماعی سیاسی ہوں یا معاشی، جب تک آپ کو حکم نہ بنالیں تب تک مسلمان نہ ہوں گے۔ تو کیا ہم نے اپنی زندگی اپنی سلطنت اور حکومت معاشرت اور معاملات میں حضورؐ اور حضورؐ کی شریعت کو حاکم سمجھ لیا تھا۔ ہم نے ۲۴ سال شریعت سے کیا سلوک کیا۔؟ ہم وہ مومن اور مسلمان کہلا سکتے تھے جن کو فتح و نصرت کی بشارت ملی تھی۔ اس کے لئے تو ایمان شرط تھی اور ایمان یہ ہے کہ ہر حالت میں حضورؐ کو ثالث اور حاکم مان لیا جائے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اگر ایسے جذبات تم میں نہ رہیں گے تو بہت ہونے کے باوجود تمہاری حیثیت اس خس و خاشاک کی طرح ہوگی جو سیلاب کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ دنیا کی ہوس اور سب کچھ اس چند روزہ زندگی کو سمجھ لینا اس سے کراھیۃ موت پیدا ہو جاتی ہے۔ انسان بزدل ہو جاتا ہے اور اگر سامنے ایک بلند اور غیر فانی مقصد ہو دوسرے جہاں کا یقین ہو تو پھر حضرت خبیبؓ کیطرح حالت ہوتی ہے کہ اللہ کے بندے کو سولی پر چڑھایا گیا۔ نیزوں سے چھلنی کیا گیا مگر سولی پہ کہتا رہا کہ :-

ولست ابالی حین اقتل مسلماً علیٰ ای شق کان فی اللہ مصرعی
وذالک فی ذات الالٰہ وان یشأ یبارک علیٰ اوصال شلو ممزع

اللہ کے حکم کی تعمیل میں میرے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں تو کیا باک۔؟ وہ چاہے تو ان ٹکڑوں پر اپنی برکتیں نازل کر دے گا۔ حضرت عمرو بن جموحؓ صحابی ہیں، لنگڑے ہیں۔ ان کے چار بیٹے غزوۂ احد میں شریک ہیں۔ مگر باپ بضد ہے کہ میں بھی جاتا ہوں۔ بیٹوں نے جاکر حضورؐ

سے عرض کی کہ ہم سب موجود ہیں۔ آپ معذور ہیں مگر پھر بھی جہاد میں جانا چاہتے ہیں۔ باپ نے کہا: انی احب ان اطأ الجنۃ بعرجتی ھذا۔ یارسول اللہ میں لنگڑے پاؤں کے ساتھ جنت کی زمین پامال کرنا چاہتا ہوں۔ قربان جائیے حضور اقدسؐ کی شفقت سے کہ عمرو بن جموح سے فرمایا، واقعی تو معذور ہے اور جہاد جانے پر مکلف نہیں اور بیٹوں سے کہا کیوں اسے روکتے ہو، شاید اسی طرح شہید ہو کر سیدھا جنت پہنچ جائے۔ الجنۃ تحت ظلال السیوف۔ جنت تلوار کے سایوں میں ہے ایک شخص اسلام لایا۔ فرمایا نہ میں نے نماز پڑھی ہے۔ نہ کوئی اور نیک عمل کیا ہے، سوائے کلمہ کہنے کے۔ اب میں سیدھا جنت کیسے پہنچ سکتا ہوں۔ فرمایا، شہادت پاکر۔ تو کیا ہندوؤں سے لڑائی میں ہمارے ہاں بھی ایسا جذبہ تھا۔ آج ہمارے ایک لاکھ بھائی ہندوؤں کی قید میں ہیں۔ مگر ہم یہاں ریڈیو پر گانے سن رہے ہیں۔ رقص و سرود کا بازار گرم ہے۔ میں کچھ عرصہ سے نظر کی کمی کی وجہ سے اور اس وجہ سے بھی کہ سارے اخبارات بے حیائی سے بھرے ہوتے ہیں۔ اخبار نہیں پڑھتا۔ جنگ کے زمانہ میں اخبار اٹھاتا کہ شاید ان دنوں تو سینماؤں کی فحش تصاویر نہ ہوں گی۔ مگر دیکھا کہ ان دنوں بھی کم نہ تھیں۔ یہ ہے ہماری غیرت اور حمیت کہ مستضعفین من الرجال۔ مظلوم اور بے کس قیدی تمہیں بلا رہے ہیں اور تم یہاں آرام سے اپنی بے حیائیوں اور خوشیوں میں محو ہو۔ وہ اللہ سے دعا کرتے ہیں: ربنا اخرجنا من ھذہ القریۃ الظالم اھلھا۔ اور ہم نے یہاں اپنی عیاشیوں میں کوتاہی نہیں کی نہ اپنی حالت بدلنے کا ارادہ کیا نہ اللہ کو راضی کرنے کی کوشش کی۔ کیا یہ ہماری بدقسمتی اور مسخ ہونے کی علامت نہیں کہ اتنے بڑے تازیانہ سے بھی ہم نہیں اٹھ سکے۔ محمد بن قاسم تو دو چار قیدیوں کی خاطر یہاں تک چلا آیا۔ ایک عورت کی عصمت خطرہ میں تھی۔ یہاں ایک لاکھ مسلمان ظالم اور سفاک ذلیل ہندو کے قبضہ میں ہے۔ پھر کیا ہماری حالت میں کوئی فرق آچکا ہے۔ کیا ہم اللہ کے سامنے روئے ہیں، کیا غیرت کے جذبات ہم میں ابھرے۔ اور کیا اپنی ماؤں بہنوں کی عصمت کے غم میں یہاں عصمت دریوں کے اڈے بند کر دئے ہیں۔ حجاج بن یوسف تم سے ہزار درجہ غیور اور ایماندار تھا جس نے حمیت دینی کی وجہ سے اپنا داماد اور بھتیجا محمد بن قاسم اتنے خطرہ میں ڈال کر بھیجا۔ آج اسلام کو ایسے لوگوں کی نہیں بلکہ محمد بن قاسم اور محمود غزنوی کی ضرورت ہے جو سومنات پر ہمارا سرنگوں جھنڈا پھر لہرا سکے اس شرمناک شکست اور ذلت و رسوائی کا علاج کیا ہے۔ اس کا علاج بھی اللہ نے بتلا دیا کہ مایوس نہ ہو اللہ کی رحمت سے بارول ہو اپنی حالت پر نظر ڈالو اور اسے بدلنے

کی کوشش کرو۔ اور یہ سوچو کہ حق کے لئے کتنی قربانی چاہیئے۔ وکاین من نبی قاتل معہ ربیون کثیر۔ بہت سے نبیوں کی معیت میں اللہ والے لڑے بہت سے شہید اور زخمی ہوئے مگر فتح و شکست تو ہوا ہی کرتی ہے۔ مگر مسلمان کی شان یہ ہے کہ وہ ہمت کو نہ ہارے۔

فما وھنوا لما اصابھم۔ وہ سست اور کمزور نہیں ہوئے۔ مصیبتوں کی وجہ سے احد میں شکست ہوئی۔ ابوسفیان پکارا تھا اعل ھبل ھبل زندہ باد حضرت عمرؓ نے جواب دیا نہیں اللہ اعلی و اجل، اللہ بلند و برتر ہے۔ تو مسلمان کبھی بھی حوصلہ نہیں ہارتا۔ دیکھئے ہمارے ذمہ بہت بڑا فریضہ ہے۔ تھوڑے سے خطہ کو بھی کافر چھین لے تو جہاد فرض ہو جاتا ہے، تو ایسے وقت میں ہمیں کتنا بڑا فریضہ ادا کرنا چاہیئے وما استکانوا۔ نہ وہ دبتے ہیں، نہ ہم روس سے دبیں گے، نہ بھارت اور برطانیہ سے دبیں گے۔ بلکہ اللہ پر بھروسہ رہے گا۔ مگر ہم تو اب یاس کی حالت میں ہیں۔ امیدوں کو توڑ چکے ہیں، جبکہ اللہ کی راہ میں پر امید رہنا ضروری ہے ایسے وقت کیا کہنا چاہیئے؟ ربنا اغفر لنا ذنوبنا۔ اے اللہ ہمارے گناہوں کو بخشدے بشامت اعمال ما صورت نادر گرفت۔

عین لڑائی کے دوران بھی مساجد خالی رہیں، نمازیوں میں اضافہ نہ ہوا۔ کسی نے سمگلنگ ذخیرہ اندوزی، بلیک اور جوا، زنا، شراب نہ چھوڑی۔ حسد و بغض اور باہمی عداوت و اختلاف ترک نہ کیا کسی نے انابت الی اللہ۔ اختیار نہ کی۔ اللہ کے مجاہدوں کا تو یہ شیوہ نہیں ہوتا وہ تو اللہ کے سامنے رو رو کر کہتے ہیں۔ اے اللہ ہمارے گناہ بخشدے۔ واسرافنا فی امرنا۔ اور جو کچھ زیادتی ہم سے ہوچکی ہے۔ اللہ اسے معاف کردے۔ وثبت اقدامنا۔ اور ہمارے قدموں کو کافر کے مقابلہ میں جمائے رکھ۔ وانصرنا علی القوم الکفرین۔ اور اے اللہ ہماری نصرت فرما۔ مگر ہم تو نہ اپنے اندر نصرت خداوندی کی اہلیت پیدا کرتے ہیں۔ نہ نصرت کے طلبگار ہوتے ہیں۔ لیکن نصرت کے حقدار ہر حالت میں اپنے آپ کو سمجھتے ہیں۔ کیا طلب اور اہلیت کے بغیر بھی کوئی چیز مل سکتی ہے۔ اس وقت ہمیں ان باتوں کے علاوہ اپنی تمام توجہ انفرادی اغراض اور جھگڑوں کی بجائے۔ اجتماعی مسائل کی طرف مبذول کرنی چاہیئے۔ مظلوم مسلمانوں کی فکر کرنی چاہیئے۔ اندرونی بغض حسد اور اختلاف چھوڑنا چاہیئے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا۔ ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتا، ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتا، ہرگز مسلمان نہیں ہوسکتا۔

وہ شخص جس کا پڑوسی اس کے شر سے محفوظ نہ رہے، سب کو اللہ کی رسی پکڑنی چاہیئے۔ واعتصموا بحبل اللہ جمیعا۔ اور یہ سوچنا چاہیئے کہ ہم نے تو یہ ملک خالص اسلام کے نام پہ۔

حاصل کیا تھا کہ شاید مشترکہ ہند میں ہم اپنی اسلامی تہذیب و ثقافت کی حفاظت نہ کر سکیں گے۔ مگر ہم نے یہاں چوبیس سال میں کیا کچھ کر دکھایا۔ رقص و سرود، جوا، شراب اور زنا کو رواج دیا۔ جو کام انگریزوں کے زمانہ میں بھی نہ تھے وہ ہم نے پھیلا دئیے تو خدا نے دلوں میں نفرت کا بیج ڈال دیا۔ اور ہمارا شیرازہ منتشر کر دیا تو اب ہمیں اسی مرض کا مکمل علاج کرنا چاہئے۔ اور وہ تمام خرابیاں چھوڑنا ضروری ہیں۔ جو اس روز بد دکھانے کا سبب بنیں۔ آپس میں بھائی چارہ قائم کرنا ضروری ہے۔ اور پوری قوم کو ایک جسد واحد بننا چاہئیے کہ رہا سہا ملک بچ سکے۔ تعیشات کو یکسر ترک کر دیں۔ ہندو روزانہ اسلحہ بڑھا رہا ہے۔ کارخانے بڑھ رہے ہیں۔ جہازوں کی فیکٹریاں بنانے لگے ہیں۔ ہمارا شیوہ بھی یہی ہو کہ عیاشی کی بجائے پورے طور پر تیاری میں لگ جائیں۔ واعدوا لھم ما استطعتم۔ ارشاد خداوندی ہے اور سب سے بڑی چیز یہ کہ حضورؐ سے اپنا رابطہ اطاعت و محبت استوار کریں۔ سیاست میں بھی آئین اور دستور میں بھی اور زندگی کے ہر موقع پر بھی۔ اب دعا فرمائیے کہ اللہ ہم سب کے گناہ معاف کر دے۔ اے اللہ مسلمانوں کو تمام کافروں پر غالب فرما۔ پاکستان کے دونوں حصّوں کو پھر جوڑ دے، ہمیں سچا مسلمان بنا اور ہندوؤں کو مسلمانوں میں شامل فرما کہ یہ پورا برصغیر تیرے نام سے گونج اُٹھے اور یہاں تیرے دین کا بول بالا ہو۔ اے اللہ صدق و دل سے تائبین سے تو نے وعدہ مغفرت فرمایا۔ اے اللہ ہم اس عیدگاہ میں تائب بن کر حاضر ہیں۔ اے اللہ ہمارے گناہوں کے وبال سے سارے عالم اسلام اور سارے ملک کو بچا اور اسلام کو فتح عطا فرما۔ اے اللہ ہماری گریہ و زاری قبول فرما، اس ملک کو باقی رکھ اور اسلام کا نظریہ پاکستان میں جاری اور قائم فرما اور ہمارے لئے اپنے دروازے کھول دے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔ ■

اسلامی پیڈ ۵۰ پیسے میں

احباب کو خط لکھنے کے لئے ختم نبوت اور پرچم نبویؐ کی احادیث سے مزین خوبصورت رنگین پیڈ نئے انداز میں شائع ہو گیا ہے۔ ہدیہ ۲۵ کاغذ مجلّد ۵۰ پیسے۔ ۵۰ کاغذ مجلّد ایک روپیہ اور سَو کاغذ مجلّد دو روپے صرف۔ نیز ۲۰ پیسہ ڈاک خرچ فی پیڈ اور رجسٹری کے لئے ۶۰ پیسہ مزید۔ رقم پیشگی۔ وی پی نہیں ہوگا۔ علاوہ ازیں اسلامی کیلنڈر اور دینی کتب مل سکتی ہیں۔

محمد رمضان ایجنٹ رسالہ الحق معرفت مدرسہ تعلیم الفرقان توحید نگر جاکی واڑہ ۔ کراچی نمبر ۱

ہفت روزہ صدائے اسلام پشاور

شگفتہ مضامین حالات حاضرہ کی روشنی میں اور کارآمد معلومات کیلئے ضرور مطالعہ فرمائیں

مدیر ۔ مولانا اشرف علی قریشی

جامعہ اشرفیہ عیدگاہ روڈ ۔ پشاور